سوال

(21)اگر مقتدی فاتحہ ختم نہ کرسکے تو آمین امام کے ساتھ کہے یا اپنی فاتحہ ختم کرنے کے بعد۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص امام کے ساتھ اس وقت شامل ہوا، جب امام غیر المغضوب پڑھ چکا تھا، اب یہ مقتدی امام کے ساتھ آمین کہے یا پہلے اپنا الحمد ختم کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں باتوں پر عمل کرے امام کے ساتھ بھی آمین کہے اور اپنی فاتحہ ختم کر کے بھی آمین کہے۔ پہلی آمین جو امام کے ساتھ کہتا ہے اس کی دلیل یہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امام آمین کہے تو تم اٰمین کہو اور دوسری اٰمین کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے بہت عاجزی سے دعا کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جنت کو یا قبولیت دعا کو (اپنےلیے) واجب کرلیا۔۔۔۔ اگر ختم کیا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ کس چیز کے ساتھ ختم کیا؟ فرمایا: اٰمین کے ساتھ (مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ فصل نمبر ۲ ص ۷۲) چوں کہ فاتحہ بھی دعا ہے اس لیے اس کو بھی اٰمین کے ساتھ ختم کرنا چاہیے تاکہ قبولیت کے مقام کو پہنچ جائے یا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے۔ خلاصہ یہ کہ پہلی آمین امام کی فاتحہ پر ہے جس کی دلیل پہلی حدیث ہے۔ دوسری آمین اپنی فاتحہ پر ہے جس کی دلیل دوسری حدیث ہے۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہوگیا، بلکہ تینوں حدیثوں پر، تیسری حدیث میں ہے کہ ''فاتحہ کے بغیر نماز نہیں۔''

مسئلہ

اخرج البخاری عن عطاء تعلیقاً امن ابن الزبیر ومن خلفہ حتی ان للمسجد للجۃ وروی ابن حبان فی کتاب الثقات فی ترجمۃ خالد بن ابی نوف عنہ عن عطاء ابن ابی رباح قال ادرکت مائتین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا المسجد یعنی المسجد الحرام اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم باٰمین واخرج النسائی وابن خزیمۃ عن نعیم المجمر قال صلیت وراء ابی ھریرۃ فقراَ بام القراٰن حتی بلغ ولا الضالین فقال اٰمین وقال الناس اٰمین ویقول اذا سلم والذی نفسی بیدہ انی لا شبھکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابو ھریرۃ ینکر علی من یترک الجھر بالتاٰمین کما فی روایۃ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ قال ترک الناس التامین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال اٰمین حتی یسمعھا اھل الصف الاول فیترتج بھا بالمسجد وکیف یظن بالخلفاء الاربعۃ ان یجھر رسول الہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن خلفہ حتی یکون للمسجد ارتجاج ویخالفھم الاربعۃ۔۔۔۔ وھل ھذا الامکابرۃ اوجھالۃ ولھذا صرح المولوی عبدالحی الکھنوی فی التعلیق الممجد والانصاف ان الجھر قوی من حیث الدلیل ۱۲

ترجمہ: امام بخاری علیہ الرحمۃ نے عطاء سے تعلیقاً روایت کی ہے کہ ابن زبیر اور اس کے مقتدیوں نے اس قدر بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی اور ابن حبان نے کتاب الثقات میں خالد بن ابی نوف کے حالات کے بیان سے اسی خالد سے روایت کی ہے کہ خالد نے عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ عطاء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو صحابہؓ کو مسجد حرام میں امام کے ولا الضالین کہنے کے وقت بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے پایا۔ نسائی اور ابن خزیمہ نے نعیم مجمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو

ہریرہؓ کے پیچھے نماز ادا کی توانہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی جب ولا الضالین پر پہنچے تو ابو ہریرہؓ اور سب لوگوں نے آمین کہی اور ابو ہریرہؓ سلام پھیر کر فرماتے تھے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق میں تم سب سے بڑھ کر رسول اللہ کے ساتھ نماز میں مشابہ ہوں ۔ اور ابو ہریرہ آمین اونچی نہ کہنے والے پر انکار کرتے تھے جیسے ابن ماجہ میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے آمین کہنی چھوڑ دی حالاں کہ رسول اللہ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے تو اس قدر بلند آواز سے آمین کہتے کہ پہلی صف والے سن لیتے اور مسجد مل جاتی ۔ جب کہ رسول اللہؐ اور آپ کے مقتدیوں نے اس قدر بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد کانپ اٹھی تو خلفاء اربعہ پر یہ بدگمانی ہو سکتی ہے کہ انہوں نے ان سے مخالفت کی ہو اگر کوئی ایسا کہے تو صرف سینہ زوری اور جہالت ہے ، اسی لیے تو مولانا عبد الحئ نے تعلیق مجد میں تصریح کی ہے کہ دلیل کی رو سے اونچی آمین کہنا قوی ہے ۱۲

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3ص136۔137